چرمِ قربانی کا مسئلہ......!

دین اور دینی اداروں کے خلاف ایک سازش

مولانا طلحہ رحمانی زیدمجدہ
(میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس)

اس سال مدارس دینیہ کو قربانی کھالیں جمع کرنے سے روکنے کے لئے حکومت اور انتظامیہ نے ریاستی جبر و ستم کا مذموم مظاہرہ کیا۔مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ہر صوبہ، ہر ضلع حتیٰ کہ تحصیل کی سطح پر الگ الگ انداز میں مدارس دشمنی بلکہ دین دشمنی کا کردار ہمارے سامنے آیا۔گزشتہ سال صوبہ سندھ کے بعض اور پنجاب کے اکثر مدارس کو قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی،اُس وقت بھی وفاق المدارس العربیہ کی قیادت نے آخری وقت تک حکومت و انتظامیہ سے نچلی سطح سے لیکر اعلیٰ حکام تک اپنے قانونی و آئینی حق کا مطالبہ کیا تھا،اس وجہ سے مدارس کے ذمہ داران، مہتممین کئی روز تک شدید تناؤ کا شکار رہے،لیکن الحمدللہ اُن پابندیوں کے باوجود کوئی ادارہ بند ہوا اور نہ ہی اس کی تعمیر و ترقی میں کوئی کمی آئی، پابندیاں لگانے والے دین کے دشمن اور عقل کے اندھوں کو کاش اس سے کوئی سبق ملتا۔

گزشتہ سال کی تلخ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے وفاق المدارس کی اعلیٰ قیادت نے کئی ماہ قبل کوششیں شروع کیں،اکثر اہل مدارس اس سے واقف بھی ہیں لیکن اس کے باوجود ''بعض احباب'' ارباب وفاق المدارس سے شاکی ہیں،بعض نے حکومت کی طرف سے اجازت نہ ملنے کا سارا غصہ سوشل میڈیا کے ذریعہ اپنی تحریروں میں نکالا،بعض نے ذاتی طور پہ کسی ذمہ دار کو مورد الزام ٹھہرا کر دل بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کی۔قربانی کی کھالوں کی اجازت کے حوالہ سے وفاق المدارس کے منتظمین و مسئولین نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ہر ممکن کوشش کی،بعض کوششیں کامیاب بھی ہوئیں اور بعض ناکام ہوئیں۔جن ''احبابِ وفاق'' نے یہ کاوشیں کی ہیں وہ یقیناً قابل ستائش ہیں،بعض دوستوں نے وفاق کے ذمہ داران اور علماء کرام کے حج کی ادائیگی تک کو طنز و طعن کا نشانہ بنایا۔

یادرکھنا چاہیئے کہ وفاق المدارس تمام مدارس کا اپنا ادارہ ہے، کسی فرد یا چند افراد کا ذاتی ادارہ نہیں ہے، اس ادارہ کا ایک دستور ایک آئین موجود ہے، جس کے تحت اس ادارہ کے امور چلائے جاتے ہیں، کسی ذات کی منشاء کے مطابق شخصی فیصلے نہیں ہوتے، مشاورت کے بنیادی اصولوں کے تحت یہ ادارہ مدارس کا ایک تعلیمی بورڈ ہے، مدارس دینیہ کے سب سے بڑے بورڈ کو اللہ نے جو قبولیت دی ہے اس کی کئی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ اس سے منسلک نامورعبقری علمی و روحانی شخصیات کی توجہات بھی ہیں، ایسی عظیم المرتبت ہستیوں کو بلاوجہ نشانہ بنانا راقم کی نظر میں اکابر بیزاری کے ایک خاص فتنہ کی نشاندہی کرنا ہے، اس نوع کا رویہ رکھنے والے بعض حضرات کی باتیں بالکل خلاف واقعہ اور لاعلمی کا مظہر ہوتی ہیں۔

برسوں سے ارباب وفاق المدارس اور حکومتوں کے مابین اجلاسوں اور مذاکرات کی ایک پوری تاریخ موجود ہے، نرم گرم حالات کے تناظر میں کئی تبدیلیاں بھی ہوتی رہی ہیں، اور جو بھی تبدیلی ناگزیر ہوئی تو اس میں وفاق المدارس کی مجلس عاملہ، مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی کو اعتماد میں لیکر فیصلہ کیا جاتا رہا، آئے روز کی حکومتی پالیسیوں کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی تکلیف دہ حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اہل مدارس بخوبی واقف ہیں کہ ''جب بھی'' یا ''جس بھی'' موضوع پہ حکومت یا حکومتی اداروں سے مذاکرات کا جو بھی عمل ہوا ہے اس کی مکمل کارگزاری وفاق المدارس کے ترجمان رسالہ ماہ نامہ ''وفاق المدارس'' میں تفصیل کیساتھ شائع کی جاتی ہے، اجمالی طور پہ اس طرح کے مذاکرات وغیرہ کو وفاق کے میڈیا کوارڈینیٹرز میڈیا کے ذرائع پر جاری بھی کرتے رہے ہیں، مزید یہ کہ تقریباً تمام ذمہ داران وفاق سے اہل مدارس ہمہ وقت رابطہ کر کے ضروری معلومات آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں، اس کے باوجود کچھ حضرات وفاق کے منتظمین ومسئولین سے شاکی ہوں تو سوائے افسوس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے، سردست قربانی کی کھالوں کی اجازت نہ ملنے کی بابت لکھنا مقصد ہے۔

بعض حضرات نے اپنی تنقیدی تحریروں میں یہ لکھا ہے کہ وفاق کو جو کوشش کرنی چاہیئے تھی وہ نہیں کی، اس حوالہ سے وفاق کی جانب سے کئی ماہ قبل سے کوششیں جاری رہی ہیں، اور حکومت کے ساتھ ہونے والی ہر نشست و مذاکرات کی خبریں میڈیا پہ جاری بھی کی جاتی رہی ہیں اور ان کی تفصیلات ماہنامہ ''وفاق المدارس'' کے شماروں میں آج بھی دیکھی جاسکتی ہیں، ان اجلاسوں کی بابت لکھنے سے قبل چاہوں گا کہ اہل مدارس کے پیش نظر یہ بات ہونی چاہیئے کہ چند برس قبل کھالوں کی قیمتیں یکدم ''ستر'' سے ''اسی'' فیصد تک کم کی گئی تھیں، اس بارے میں تجزیاتی طور پہ بہت کچھ لکھا اور کہا گیا ہے، اور اب اتنی کم رقم کے باوجود کھالیں جمع کرنے پہ پابندی مزید تکلیف دہ ہے، دینی اداروں کے علاوہ کئی رفاہی ادارے بھی کھالیں جمع کرتے ہیں، کراچی میں گزشتہ دو تین سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ

بعض دینی اداروں کی کھالیں ضبط کر کے ''مخصوص رفاہی اداروں'' کو دیدی گئیں، گزشتہ کئی ماہ سے قربانی کی کھالوں کے حوالہ سے جاری درجنوں مذاکرات کے ''بعض اہم اجلاسوں'' کا جائزہ لیتے ہیں۔

27/اپریل **2018**ء کو اسلام آباد میں وزیر داخلہ جناب احسن اقبال سے وفاق المدارس کے ذمہ داران نے ناظم اعلیٰ وفاق المدارس پاکستان مولانا محمد حنیف جالندھری کی قیادت میں تفصیلی ملاقات کی جس میں مولانا جالندھری نے مدارس دینیہ کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہوئے ان اداروں سے وابستہ علماء وطلبہ کے مسائل پہ مبنی ''نو نکاتی'' فارمولا پیش کیا۔

ان نکات میں دینی مدارس کی رجسٹریشن، غیر ملکی طلبہ کے ویزوں، فورتھ شیڈول میں ناروا طور پہ علماء کے ناموں، اہم دینی رہنماؤں کی سیکورٹی، کوائف طلبی کے نام پہ مدارس کو ہراساں، شمالی وزیرستان کے مدارس ومساجد کی بحالی، دینی اجتماعات اور پروگراموں کو حیلے بہانوں سے روکنے اور ''قربانی کی کھالوں وعطیات جمع کرنے پہ پابندیوں سے متعلق شامل تھے۔ ناظم اعلی وفاق نے مذکورہ نکات کے ساتھ مدارس کو درپیش دیگر کئی اہم مسائل کی تفصیلات و جزئیات کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے ان کے فوری حل کی ضرورت پہ زور دیا، اس اہم مذکراتی نشست میں وفاق المدارس کی جانب سے ناظم اعلی کے ساتھ مولانا ڈاکٹر عادل خان (رکن مجلس عاملہ) مولانا قاضی عبدالرشید (ناظم صوبہ پنجاب) مولانا امداداللہ یوسف زئی (ناظم صوبہ سندھ) مفتی صلاح الدین (ناظم صوبہ بلوچستان) اور دیگر حضرات شامل تھے۔ وزیر داخلہ نے جملہ مسائل کو ترجیحی بنیادوں پہ حل کرنے کے لئے ہنگامی اقدامات اٹھانے کا وعدہ کیا اور تین دن کے بعد تمام اسٹیک ہولڈرز اور متعلقہ محکموں کا ہنگامی اجلاس طلب کرتے ہوئے جملہ مسائل کے حل کی یقینی دھانی بھی کروائی۔ حسب وعدہ وفاقی وزیر داخلہ احسن اقبال نے **30**/اپریل **2018**ء کو مدارس کے جملہ مسائل کے حل اور علماء کرام کی شکایات کے ازالے کے احکامات جاری کئے، جس میں مدارس کی رجسٹریشن کے لئے ملک بھر میں ایک طریقہ کار کی تشکیل اور عمل کو تیز کرنے کی ضرورت پہ زور، مدارس کے اکاؤنٹس کھولنے میں ٹال مٹول کے بجائے تعاون کیا جانے کا کہا، مزید انہوں نے کہا کہ ''قربانی کی کھالیں جمع کرنے اور صدقات وزکوۃ کی وصولی کے لئے کسی ''این او سی'' کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے''

وزیر داخلہ نے مدارس کے کوائف جمع کرنے کے لئے ون ونڈو آپریشن شروع کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے بے گناہ علماء کے نام فورتھ شیڈول سے نکالے جانے کا بھی متعلقہ محکمہ کو کہا، اس اہم اجلاس میں تمام متعلقہ محکموں، ڈی جی نیکٹا (نیشنل کاؤنٹر ٹیررازم اتھارٹی) احسان غنی، وزرات داخلہ کے اعلی افسران، چیف کمشنر و ڈپٹی کمشنر اسلام آباد سمیت دیگر اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی، وزیر داخلہ نے قربانی کی کھالیں یا عطیات جمع کرنے

کی شکایات پر کہا کہ ’’رجسٹرڈ مدارس کو قربانی کی کھالیں اور عطیات جمع کرنے کے لئے کسی این او سی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے ایسا کرنے سے غیر رجسٹرڈ مدارس رجسٹریشن کروانے میں دلچسپی محسوس کریں گے‘‘

مذکورہ اجلاس کا مکمل باضابطہ بیان الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا کے ریکارڈ پہ موجود ہے۔اس اہم اقدام کے اعلان پہ ملک بھر کے دینی مدارس و دینی حلقوں میں اطمینان وخوشی کا اظہار بھی کیا گیا۔وفاق المدارس کی طرف سے ناظم اعلیٰ کی ہدایت پر خصوصی طور پہ مولانا ظہور احمد علوی اور مولانا عبدالقدوس محمدی نے اس اجلاس میں نمائندگی کی،اس اجلاس میں دیگر اہم نکات کے حل کرنے کا باضابطہ اعلان بھی کیا گیا،اس اجلاس کے مشترکہ اعلامیہ میں وزیر داخلہ نے سیکرٹری داخلہ،ڈی جی نیکٹا سمیت دیگر افسران کو ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ چاروں صوبوں کی متعلقہ اتھارٹیز اجلاس طلب کرتے ہوئے دینی مدارس کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پہ حل کریں۔وفاق المدارس کی طرف سے اس اقدام کو بہت بڑی پیش رفت بھی قرار دیا گیا۔

قابل افسوس امر یہ رہا کہ ان احکامات پہ عمل تو درکنار مزید غیر آئینی سختیاں مدارس پہ عائد کی گیئں،15/مئی 2018ء کو اسلام آباد میں ڈی جی نیکٹا کی زیر صدارت اہم اجلاس ہوا،اس میں وفاق المدارس جنوبی پنجاب کے ناظم مولانا زبیر احمد صدیقی نے ناظم اعلی وفاق کی ہدایت پہ مدارس کی ترجمانی کی،اس اجلاس کی کارروائی حکومت اور وفاق کے ریکارڈ کا حصہ ہے،اس میں چاروں صوبوں کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹریز سمیت دیگر اہم اداروں کے ذمہ داران موجود تھے،قربانی کی کھالوں کے حوالہ سے زیر لب رائے دی گئی کہ ’’اتنی خطیر رقم جو کہ کئی ملین بنتے ہیں یہ رقم مدارس کے غیر ذمہ داران کی وجہ سے دہشت گردی میں استعمال ہونے کا خدشہ ہے اس لئے حکومت خود یہ کام کرے‘‘ مولانا زبیر صدیقی نے جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں زکوۃ آرڈیننس کا تذکرہ کرتے ہوئے اہل مدارس کے ذمہ داران کردار پہ جامع گفتگو کرتے ہوئے مدارس کے نظام مالیات کی شفافیت اور آڈٹ کے بارے میں بھی بتایا،جس کی تائید تین صوبوں کے سیکورٹی ذمہ داران نے بھرپور انداز میں کی،اور جس حکومتی رائے کا کہا گیا اس کو ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے اداروں کو اجازت دینے کا معاملہ صوبائی اداروں کو سابقہ طریقہ کار پہ دینے کا طے کیا گیا۔یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ سیاسی حکومتوں کی تبدیلی ان کے جانے سے ختم ہو جاتی ہے لیکن نیکٹا جیسے ادارے مستقل نوعیت کے ہیں،حکومتوں کی تبدیلی سے ان کے فیصلوں پہ فرق نہیں پڑتا۔

رمضان المبارک کے دنوں میں کئی مدارس کو کوائف ناموں اور رجسٹریشن کے نام پہ اسپیشل برانچ کے حضرات مسلسل تنگ کرنیکا مذموم عمل کرتے رہے،عجیب بات ہے کہ مدارس رجسٹریشن کے لئے تین چار برسوں سے تیار ہیں اور ہر میٹنگ واجلاس میں اس پہ بات کرتے رہے ہیں لیکن نئی رجسٹریشن تو اپنی جگہ پرانی رجسٹریشن کی تجدید

بھی نہیں کی جارہی، کوائف ناموں کے حصول کی داستانیں اگر لکھی جائیں تو اندازہ ہوگا کہ ایک ملک میں کتنے قانون ہیں، مدارس دینیہ کے لئے ہر ضلع کا الگ قانون بلکہ بعض قوانین تو تحصیلوں اور تھانوں تک میں الگ الگ رائج ہیں، اہل مدارس جس اذیت سے گزرتے ہیں ان کا احوال وفاق کے ذمہ داران ہر فورم پہ اٹھاتے ہیں۔

24 / جون **2018**ء کو اسلام آباد کے وفاق ہاؤس میں ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری کی زیر صدارت ممتاز علماء کرام و دینی مدارس کے ذمہ داران کا اہم مشاورتی اجلاس ہوا جس میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ دینی مدارس اسلامی اقدار و روایات کے تحفظ اور عوام الناس کو دینی خدمات کی فراہمی کا مراکز ہیں، ہر قیمت پہ مدارس کے تشخص و بقاء کی حفاظت کریں گے، قربانی کی کھالوں سمیت کسی بھی معاملے میں ناروا پابندیاں قبول نہیں کی جائیں گی، اس اجلاس میں وزیر داخلہ کے ساتھ ہونے والے فیصلوں پہ عدم عملداری کا بھی جائزہ لیا گیا، اور آنے والی نگران حکومت سے ان فیصلوں پہ عملدرآمد کے لئے مذکرات کرنے کا بھی طے ہوا، یہ اجلاس عیدالفطر کے فوراً بعد کیا گیا تھا۔

19 / جولائی **2018**ء کو لاہور میں نگران صوبائی وزیر داخلہ شوکت جاوید کے ساتھ اتحاد تنظیمات مدارس کا اجلاس ہوا، تمام مسالک کے اداروں کے مشترکہ پلیٹ فارم کے اس اجلاس میں ناظم اعلیٰ وفاق مولانا محمد حنیف جالندھری نے قیادت کی، جس میں تنظیم المدارس کے مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی، رابطہ المدارس کے مولانا عبدالمالک وسید قطب، وفاق المدارس السّلفیہ کے مولانا پروفیسر عبدالرحمٰن سمیت وفاق المدارس کے رکن عاملہ مولانا حافظ فضل الرحیم، صوبہ پنجاب کے ناظمین قاضی عبدالرشید اور مولانا زبیر احمد صدیقی نے بھی شرکت کی، جبکہ حکومتی بینچ میں سی ٹی ڈی، اسپیشل برانچ، محکمہ اوقاف، ہوم ڈیپارٹمنٹ سمیت دیگر متعلقہ محکموں کے ذمہ داران موجود تھے۔ نگران وزیر داخلہ نے دینی مدارس کی خدمات کو قابل تحسین قرار دیتے ہوئے مدارس کو تعلیمی ادارہ تسلیم کرنے کا عزم دہرایا اور رجسٹریشن سمیت تمام امور میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کا بھی کہا اور نئی رجسٹریشن کے فارم کی تبدیلی تک پرانی رجسٹریشن کو ہی کارآمد تسلیم کرنے کا آرڈر بھی دیا، اجلاس میں طے پایا کہ دینی اداروں کو قربانی کی کھالوں کے جمع کرنے کے سلسلہ میں پریشان نہیں کیا جائے گا اور سہل طریقہ کار اپنایا جائے گا نیز ''وفاقوں'' (پانچوں بورڈز) کا ایک نمائندہ ضلع بھر کے مدارس کی جانب سے اجازت نامہ حاصل کرے گا اور اجازت نامہ کے لئے سابقہ رجسٹریشن بھی کارآمد ہوگی، اس اہم اجلاس میں فورتھ شیڈول سمیت اسپیشل برانچ کی طرف سے مدارس کے کوائف نامہ کے فارم کی بابت بھی طے پایا کہ جب تک جدید فارم تیار نہیں ہوتا اس وقت تک اسپیشل برانچ کے حضرات مدارس نہیں جائیں گے۔ اور متفقہ فارم کی ترتیب کے لئے وزیر موصوف نے احکامات بھی صادر کیے۔ چند ماہ میں ان مذکورہ مذاکرات در

مذاکرات میں دو حکومتیں تبدیل ہوئیں، اوران حکومتی زعماء کے جاتے جاتے بھی وفاق کے ذمہ داران مسلسل رابطوں کے ذریعہ مسائل کے حل کے لئے ہر کوشش کرتے رہے، وفاق المدارس جنوبی پنجاب کے ناظم مولانا زبیر احمد صدیقی نے سخت ترین علالت کے باوجود پنجاب بھر کے مختلف اضلاع کے حکومتی ذمہ داران سے ہمہ وقت رابطوں کے ذریعہ جو فعال کردار ادا کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

بعض حضرات کی طرف سے یہ سوال بھی اٹھایا گیا کہ وفاق المدارس کے ذمہ داران کو حکومت کی تبدیلیوں کی وجہ سے مذاکرات نہیں کرنے چاہیئے تھے، وفاق کے ذمہ داران کو اس کا بھرپور ادراک تھا کیونکہ ان اجلاسوں میں اصل پالیسی و عمل ساز اداروں ''نیکٹا'' اور ''سی ٹی ڈی'' کے ذمہ داران موجود رہے ہیں، اور بعد میں بھی ان اداروں سے مدارس کے معاملات مستقل چل رہے ہیں، ان اداروں کے ساتھ تمام مشاورتی عمل اور اجلاسوں کا مکمل ریکارڈ موجود ہے، اور کئی طے شدہ معاملات میڈیا پہ بھی جاری ہوتے رہے ہیں۔

نیکٹا کے اس اجلاس میں کئی فیصلے کیے گئے، ان ہی فیصلوں کی روشنی میں صوبائی نگران وزیر داخلہ کے ساتھ لاہور اجلاس ہوا۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا، اس اجلاس کی یہ بات بھی عرض کرتا چلوں کہ اس میں سیکرٹری داخلہ سندھ نے مولانا صدیقی کے موقف کی سب سے زیادہ تائید کرتے ہوئے مدارس کے احسن کردار کو قابل تحسین بھی قرار دیا۔ جبکہ اس سال صوبہ سندھ کے مدارس کو مزید سخت قوانین کے نام پہ کھالیں جمع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جن اداروں کو دی گئی اس میں سابقہ شرائط کے ساتھ نئی شرائط کا اضافہ کیا گیا، ان میں سے ایک یہ شرط عائد کی گئی کہ چند دن بعد 31/ اگست تک تمام کھالوں کی رسیدوں کا مکمل ریکارڈ، جو رقم وصول کیا جائے وہ بذریعہ بنک ڈرافٹ کی پابندی بھی لگا دی گئی، کوتاہی کی صورت میں اس دینی ادارے کی سرکاری رجسٹریشن کو ختم کیے جانے کا آرڈر بھی تحریری صورت میں دیا گیا، ایک اور اہم بات یہ رکھی گئی کہ درخواست دینے والے ادارہ کو اسپیشل برانچ و انٹیلی جنس کی کلیرنس بھی لازمی ہوگی، دینی اداروں نے اس طرح کی تمام شرائط کو پورا کیا لیکن اس کے باوجود وقت گزر جانے کا بہانہ بنا کر سندھ کے سینکڑوں مدارس کو محروم کر دیا گیا۔

وفاق المدارس العربیہ کے ذمہ داران کے انتظامیہ وسکیورٹی اداروں کے صرف چیدہ چیدہ چند ماہ کی کارگزاری کو لکھا گیا ہے اگر تمام اجلاسوں کی کارگزاریاں لکھی جائیں تو ہزاروں صفحات بھر جائیں۔ یہ چند اجلاس بھی مرکزی وصوبائی قیادت کے ہیں، وفاق کے ضلعی مسؤلین کی سیکڑوں کاوشیں الگ موجود ہیں۔ مذکورہ چند احوال سے وفاق المدارس کی کارکردگی کا معمولی تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سال پنجاب میں دین دشمنی پہ مبنی اس بدروش پہ مزید ظلم ڈھاتے ہوئے کئی مدارس کی اجتماعی قربانی جیسے دینی فریضہ کی انجام دہی کو روکنے کا مذموم عمل اختیار کرتے ہوئے بعض

مدارس کے علماء وطلبہ کو گرفتار کیا گیا۔

مدارس دینیہ امت مسلمہ کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کرتے ہوئے افراد سازی کا کردار ادا کر رہے ہیں، دین کے یہ علماء اسلامی معاشرہ کے لئے پوری دنیا میں اپنی خدمات سے ہر طبقہ کو مستفید کر رہے ہیں، ان ہی مدارس کے فیض یافتہ پوری دنیا میں امن واسلام کے آفاقی پیغام کے علمبردار ہیں، اس کا اعتراف آج یورپ سمیت کئی غیر اسلامی ممالک بھی کرتے ہیں، ان ہی مدارس سے تربیت پانے والے آج دنیا کے کئی ممالک میں رفاہی خدمات کے ذریعہ انسانیت کی فلاح کا فریضہ بھی ادا کر رہے ہیں، جن میں افریقی ممالک سے لیکر یورپ تک میں بہت نمایاں ادارے موجود ہیں، جنگ زدہ علاقوں میں سسکتی زندگیوں کو انسانیت کی چادر پہنانے اوران کے آنسو پونچھنے والی کئی شخصیات ان دینی اداروں سے پڑھ کر نکلی ہیں، عجیب بات یہ ہے کہ ان اکثر ممالک میں دینی اداروں کو تسلیم کیا جاتا ہے، لیکن بعض اسلامی ممالک شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار بننے میں دین اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے میں لگے ہوئے ہیں۔

چند ماہ قبل وفاق المدارس کے ناظم اعلی اور صوبہ سندھ کے وزیراعلی مراد علی شاہ کی ملاقات ہوئی، اس موقع پر دلچسپ تبادلہ خیال ہوا، سندھ کے چند مدارس کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کا میڈیا پہ بار بار تذکرہ ہوتا رہا۔ اس بابت وزیراعلیٰ نے ایک ادارہ میں پڑھنے والے ایسے طالبعلم کا ذکر کیا جو بعد میں کسی جرم میں مبتلا ہوا، اس لئے اس ادارہ کو بند کرنے کا وزیراعلیٰ نے کہا، جواب میں مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ پھر تو آپ کو کراچی یونیورسٹی، این آئی ڈی یونیورسٹی سمیت کئی معروف کالجز کو بھی بند کر دینا چاہیئے کیونکہ ان اداروں کے پڑھے ہوئے کئی لوگوں نے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہونے کا اعتراف بھی کیا ہے، اس جواب پہ محترم وزیراعلی خاموش ہوگئے، اور مدارس کی خدمات تسلیم کرنے کا اعلان کیا، اس طرح کے بیسیوں خوش نما اعلانات آئے دن حکمرانوں کی طرف سے کیے جاتے رہے ہیں۔ بعض نے تو اقوام عالم کے پلیٹ فارمز پہ بھی اعلان کر کے مدارس دینیہ کو دنیا کی سب سے بڑی ''این جی اوز'' کا کہا، ایک سربراہ مملکت نے ہزاروں دینی اداروں کے طرز پہ ماڈل دینی مدارس کی بنیادیں بھی رکھیں جس میں انتہائی اعلی مراعات کے ساتھ ان کی ڈگریوں کو بھی اعلی قرار دلوایا گیا، نصاب بھی درس نظامی کے ساتھ عصری بھی رکھا گیا اور اس کو اسلامی تعلیم کا انقلاب قرار دیتے ہوئے ملکی خزانے سے کروڑوں کے اخراجات کیے لیکن آج ان عالیشان بلڈنگوں اور عمارتوں میں درجنوں ملازمین کو حکومت تنخواہوں کا بوجھ کیساتھ موجود ہے لیکن وہ ''تعلیمی انقلاب'' کہیں دوربین سے بھی نظر نہیں آ رہا۔

مدارس کی خدمات کا اعتراف زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والا آج بھی کرتا ہے، ان کے اسی اعتماد کا

مظہران اداروں کے ساتھ تعاون ہے، حقیقت حال جاننے والے بخوبی جانتے ہیں کہ قربانی کی کھالوں سے حاصل ہونے والی آمدنی مجموعی اخراجات کا دس فیصد سے بھی کم ہوگا، معروف وقدیم بڑے اداروں کا بھی صرف چند دن کے خرچے سے زیادہ نہیں ہے۔ ہزاروں مدارس پہ اعتماد کرتے ہوئے لاکھوں عوام اپنے فریضہ کی ادائیگی کے لیئے اجتماعی قربانی کا انتخاب کرتے ہیں، یورپ وامریکہ سمیت کئی ممالک کے مسلمان خصوصاً اورسیز پاکستانی اس فریضہ کے لئے مدارس کی خدمات حاصل کرتے ہوئے دیگر اسلامی ممالک کی بنسبت پاکستان کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے یقیناً ملکی زرمبادلہ میں اضافہ بھی ہوتا ہے، اجتماعی قربانی کے کئی دیگر فوائد ایک تفصیل طلب موضوع ہے۔

مدارس دینیہ کے زیر اہتمام دینی تعلیم کے ساتھ دیگر رفاہی خدمات کی بھی طویل فہرست ہے، جس میں مفت علاج معالجہ کی سہولیات کے ساتھ غربا میں راشن وغیرہ کی تقسیم سمیت آفت زدہ علاقوں میں مثالی خدمات سے ہر باشعور فرد واقف ہے، ان ہی مدارس کے ذریعے بیرون ممالک میں بھی کئی رفاہی ادارے کام کررہے ہیں، جن کی تشہیر میڈیا کے ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے کم لوگ واقفیت رکھتے ہیں، لیکن ملکی سلامتی کے اداروں سے لیکر حکمران طبقہ خوب معلومات رکھتے ہیں، ہمارا المیہ یہ ہے کہ جو ادارے اچھی طرح جاننے کے باوجود پابندیاں در پابندیاں لگاتے ہیں ایسے ہی فیصلوں کی وجہ سے بیرونی دین دشمن ایجنڈے کو پورا کرنے کی کوشش کو تقویت ملتی ہے۔ ان اقدامات سے اس طرح کے کئی سوالات آج ہر فرد کے سامنے آرہے ہیں۔

موجودہ آنے والی نئی حکومت کے سربراہ کا ایک رفاہی ہسپتال کام کررہا ہے، حکومت کے آتے ہی اس سال قربانی کے کھالوں کے لئے تشہیر کی پابندی کے باوجود کروڑوں کے اشتہارات، پینافلیکس اور بینرز لگانے کا مقصد کون سی ''ریاست مدینہ'' کا اعلان کیا گیا ہے؟، عجیب بات یہ ہے کہ اپنے پہلے باضابطہ قوم سے خطاب میں مدارس کے حوالہ سے چند جملے بھی ادا کیے تھے جس بناء پہ بعض حضرات نے ان کی سوچ کو مخلصانہ بھی قرار دیا، اگرچہ ان جملوں کا جائزہ لیا جائے تو وہ نہ صرف ناقابل عمل ہیں بلکہ مدارس کی اصل حیثیت کو ختم کرنے کے مترادف بھی ہیں۔ ''مدارس ڈاکٹر، انجینیرز، اور سائنٹسٹ کیوں پیدا نہیں کررہے'' جیسے جملے مدارس بارے نئی حکومت کے اصل عزائم کو آشکارا کررہے ہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ مدارس اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے قائم ہیں، اس کی حفاظت بھی اللہ ہی نے کرنی ہے، ان مدارس سے وابستہ افراد وشخصیات کی خوش بختی ہے جو اس عالیشان کام سے اللہ نے ان کو جوڑا ہوا ہے، اور جو خوش نصیب اس کام میں معین ہیں وہ بھی یقیناً قابل رشک ہیں، اور جن کی قسمت میں بدبختی لکھی ہے وہ ان مراکز کے خلاف اپنا بغض نکال کر اپنی آخرت کو برباد کررہے ہیں، اللہ تعالی سب کو ہدایت اور عقل سلیم سے نوازے، آمین!